REGD. NO. L. 5654

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

یوم شنبہ روزنامہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۲۵ صفر ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ

سالانہ	۲۴ روپے
ششماہی	۱۳ "
سہ ماہی	۷ "
خطبہ نمبر	۵ "
سالانہ بیرون پاکستان	۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۲۸ وفا ۱۳۴۱ ہش ۔ ۲۸ جولائی ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۱۷۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۔ نخلہ

نخلہ ۲۶ جولائی بوقت ۱۰ بجے صبح

کل حضور کو ضعف کی شکایت رہی ۔ دوپہر کے وقت کچھ بے چینی بھی ہوگئی ۔ رات نیند ٹھیک آگئی ۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے ۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔

اٰمین اللّٰھم اٰمین

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کا سالانہ جلسہ نہایت کامیابی اور خیروخوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا

انڈونیشیا کے طول و عرض سے آئے ہوئے دو ہزار احمدی نمائندوں کی شرکت جلسہ چار روز جاری رہا

جلسہ کے افتتاح کے موقعہ پر صدر سوئیکارنو اور متعدد وزراء اور دیگر اعلیٰ حکام کے پیغامات

جاکرتہ (بذریعہ تار) مکرم مولانا سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا مطلع فرماتے ہیں :-

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کا سالانہ جلسہ جو ۲۱ جولائی ۱۹۶۲ء کو بوگر میں شروع ہوا تھا دعاؤں اور ذکر الٰہی کے ماحول میں چار روز تک جاری رہنے کے بعد ۲۴ جولائی کو کامیابی اور خیروخوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا ۔ جلسہ میں انڈونیشیا کے طول و عرض سے آئے ہوئے دو ہزار احمدی نمائندوں نے جن میں مرد اور عورتیں سب شامل تھے شرکت کی فالحمد للہ علیٰ ذالک

مورخہ ۲۱ جولائی کو باہر سے تشریف لانے والے نمائندوں اور دیگر زائرین کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب منعقد کی گئی ۔ جس میں اعلیٰ تعلیم یافتہ حضرات اور بعض اعلیٰ حکام بھی شریک ہوئے ۔ اس موقعہ پر متعدد تقاریر ہوئیں ۔ ان میں جماعت احمدیہ کے عقائد اور اسلامی خدمات کا تعارف کرایا گیا ۔ جملہ حاضرین نے ان تقاریر کو گہری توجہ انہماک اور دلچسپی کے ساتھ سنا ۔ اس موقعہ پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ، محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر اور جماعت احمدیہ کے چودہ بیرونی مشنوں کے علاوہ خود صدر انڈونیشیا جناب احمد سوئیکارنو ، محترمہ بیگم سوئیکارنو ، مذہبی امور کے وزیر اور متعدد دیگر وزراء اور اعلیٰ حکام کی طرف سے خیر سگالی کے پیغامات موصول ہوئے ۔

مورخہ ۲۲ جولائی کو ایک خصوصی تبلیغی اجلاس بھی منعقد ہوا ۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا ۔ اس اجلاس کی تقاریر کو بھی حاضرین نے یکساں توجہ انہماک اور دلچسپی کے ساتھ سنا ۔

جماعت احمدیہ کی تعلیمی خدمات پر ایک اہم لیکچر

مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب ایم ۔ اے جو ایک لمبا عرصہ مغربی افریقہ میں فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد واپس تشریف لائے ہیں آج مورخہ ۲۷ جولائی بروز جمعہ بعد نماز مغرب مسجد محمود میں " جماعت احمدیہ کی تعلیمی خدمات مغربی افریقہ میں " کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرمائیں ۔

(صدر دارالصدر جنوبی ربوہ)

ربوہ کا موسم ربوہ ۲۷ جولائی ۔ گزشتہ دو تین روز سے یہاں گرمی پھر شدت پکڑ گئی ہے ۔ کل دن بھر تو شدید گرمی رہی لیکن رات ٹھنڈی ہوا چلنے کے باعث آرام سے گزری

مکرم الحاج حکیم عبد اللطیف صاحب شاہد اور بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے مبلغین اسلام کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب

ربوہ ۲۷ جولائی ۔ کل شام ۶ بجے مقام مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے مکرم الحاج حکیم عبد اللطیف صاحب شاہد (جو امسال حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طرف سے حج بدل کا فریضہ ادا کر کے حال ہی میں ارض حرم سے واپس تشریف لائے ہیں) نیز ممالک بیرون سے تشریف لانے والے بعض مبلغین اسلام کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا ان مبلغین کرام میں مبلغ سیرالیون مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب ایم ۔ اے اور مکرم نور الحق صاحب تنویر شامل تھے ۔ اس تقریب میں جو دفاتر تحریک جدید کے کمیٹی روم میں منعقد ہوئی صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ادا فرمائے ۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم عبد الرشید صاحب سماٹری نے کی ۔ ازاں بعد مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے الحاج حکیم عبد اللطیف صاحب (باقی دیکھیں ص ۸)

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بخیریت لندن پہنچ گئیں

لندن ۲۷ جولائی ۔ مبلغ انگلستان مکرم بی ۔ اے رفیق صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور آپ کی صاحبزادی سیدہ فوزیہ بیگم مورخہ ۲۵ جولائی ۱۹۶۲ء کو چھ بجے شام کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز بخیروعافیت لندن پہنچ گئیں ۔ جماعت احمدیہ لندن کے احباب نے ہوائی اڈہ پر آپ کا استقبال کیا ۔

احباب جماعت دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ موصوفہ کا یہ سفر بابرکت کرے ۔ اللہ تعالےٰ ہر آن آپ کا حافظ و ناصر ہو اور آپ خیروعافیت کے ساتھ کامیاب و بامراد واپس تشریف لائیں ۔ آمین

لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ کا چھٹا سالانہ اجتماع ۱۹ ۔ ۲۰ ۔ ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو منعقد ہو رہا ہے ۔ ہدایات متعلقہ سالانہ اجتماع بھجوائی جا چکی ہیں ۔ براہ مہربانی تمام لجنات ہدایات کے مطابق حل کر کے جواب ارسال فرمائیں ۔ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

ایڈیٹر : روشن دین تنویر بی ۔ اے ایل ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۶۲ء

[redacted]

آزادیٔ رائے

ذیل میں الاعتصام مورخہ ۹ جون ۱۹۶۲ء سے مراسلہ بعینہٖ نقل کیا جاتا ہے

مکرمی! السلام علیکم

غلام احمد پرویز پر مشرقی و مغربی پاکستان کے ہر مکتب فکر کے ایک ہزار علمائے حق نے کفر کا فتویٰ صادر کرکے یہ ثابت کر دیا ہے کہ "واقعی یہ شخص اپنے کفریہ عقائد کی وجہ سے اسلامی برادری کا فرد نہیں ہے۔"

اب سوال یہ ہے کہ:۔

آیا یہ فتویٰ غلام احمد پرویز کی سرگرمیوں پر بھی اثر انداز ہوتا ہے یا نہیں۔ اور آیا اب اس کی سرگرمیاں قانونی لحاظ سے قابل اعتراض ہیں یا نہیں۔؟

حکومت پاکستان بارہا یہ اعلان کر چکی ہے کہ دولت خداداد پاکستان میں کسی بھی ایسی سرگرمیوں کی اجازت نہیں دی جائے گی جس سے دو فرقوں کے درمیان منافرت پھیلتی ہو۔

چونکہ غلام احمد پرویز اب ملت اسلامیہ کا فرد نہیں رہا۔ اس لئے اسلام کے نام پر اس کی ہر قسم کی سرگرمیاں مسلمانوں کے تمام فرقوں کے خلاف نفرت و حقارت پھیلاتی ہیں اور ان کے مذہبی جذبات کو سخت مجروح کرتی ہیں۔ اس لئے قانونی طور پر اس کے خلاف منافرت پھیلانے کی کارروائی ہو سکتی ہے۔ اور وہ منافرت پھیلانے کا مجرم ہے۔

اندریں حالات ہم حکومت پاکستان اور صدر مملکت پاکستان سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ از راہ کرم غلام احمد پرویز کی سرگرمیوں، اس کی تقریروں اور اس کی تحریروں کو مسلمانوں کے درمیان منافرت پھیلانے کے جرم میں قطعاً بند کر دے۔ مجھے پاکستان کے ہر مکتب فکر کے علمائے کرام سے اور تمام مسلمان بھائیوں سے قوی امید ہے کہ وہ میری اس تجویز کی پر زور تائید کریں گے تاکہ یہ فتنہ یہیں ختم ہو جائے ورنہ یہ فتنہ نہ صرف اسلام کے لئے بلکہ خود پاکستان کی سالمیت کے لئے بھی ایک مستقل خطرہ ہے۔ جس کا انسداد بے حد ضروری ہے۔

کے۔ اے عزیز (ریٹائرڈ) انجینیر

۵ میکلوڈ روڈ۔ لاہور

(الاعتصام مورخہ ۲۶ جون ۱۹۶۲ء صفحہ ۱۱)

اگرچہ ہمیں مولوی غلام احمد صاحب پرویز کے اکثر خیالات سے سخت اختلاف ہے اور ہم ان کو سنت رسول اللہ اور حدیث کی وقعت کے متعلق قطعاً گمراہی پر سمجھتے ہیں تاہم مراسلہ محولہ بالا میں جو مطالبہ کیا گیا ہے اس کو بھی سخت احمقانہ اور ملک میں فتنہ و فساد کو ہوا دینے والا قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ یہ تجویز صریحاً پاکستان کے دستور اساسی کے منافی ہے جس میں ہر فرد کو اپنے خیالات کے اظہار کی آزادی دی گئی ہے۔ جب تک کوئی بات ایسی نہ کہیں جس سے واقعی دوسروں کی مذہبی دلآزاری ہوتی ہے اور دوسروں کے حقوق آزادیٔ رائے پر اثر انداز ہوتی ہو حکومت کو یا کسی اور کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ ان کی آزادیٔ رائے پر پابندی لگائے۔ پھر جب تک ایک انسان اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے تو حکومت کا یہ حق نہیں ہے کہ اسکو غیر مسلم قرار دے اور اس کے ساتھ سیاسی اور ملکی قانون کے معاملات میں غیر مسلموں کا سا سلوک کرے اور کسی اسلامی حق کے اجراء سے اس کو روکے۔

اگر حکومت ایسی تنگ نظری کا مظاہرہ کرنے لگے جیسا کہ مراسلہ نگار چاہتا ہے تو پھر پاکستان میں ایک فرقہ کیا ایک فرد بھی ایسا نہیں رہتا جس کو مسلمان کہلانے کا حق ہے مسلمانوں کے دو بڑے اہم فرقے شیعہ اور سنی نہ صرف فروعات میں بلکہ بنیادی طور پر ایک دوسرے کو کافر سمجھتے ہیں۔ اسی طرح بریلوی اور دیوبندیوں اور اہل حدیث کا معاملہ ہے یہ کہنا کہ پرویز صاحب کے اختلافات بنیادی ہیں اور دوسروں کے محض فروعی ہیں اسلئے دوسرے فرقوں پر اسبات کا اطلاق نہیں ہوتا سراسر فریب ہے۔ ہر فرقہ اپنی سچائی اور دوسروں کے کفر کی بنیاد قرآن کریم کی آیات اور سنت اللہ پر رکھتا ہے۔ اس لحاظ سے بھی یہ غلط ہے کہ ان فرقوں کے اختلافات صرف فروعی نوعیت کے ہیں۔ اس لئے قابل توجہ نہیں تاہم اگر وہ فروعی نوعیت کے بھی ثابت ہوں تو پھر بھی کفر کفر ہی ہے۔ اگر کوئی فرقہ دوسرے پر محض فروعی دین کے اختلاف پر کفر کا فتویٰ لگاتا ہے تو بھی ان کے فتاویٰ دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ ان کے نزدیک یہ کفر ارتداد۔ زندقہ اور واجب القتل ہونے کی نوبت تک پہنچا ہوا ہے۔ اس لئے اگر فتوے کفر کی بنیاد پر کسی فرد یا گروہ یا فرقہ کے پیدائشی حقوق پر قدغن لگ سکتا ہے تو سب پر لگنا چاہیئے تاکہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری۔

اہل علم حضرات کا کردار

ہفت روزہ "اقدام" مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۶۲ء کے صفحہ ۱۲ پر ایک مضمون "عائلی قوانین" کے زیر عنوان جناب احمد صاحب کے قلم سے شائع ہوا ہے اگرچہ ہم اس مضمون میں جو کچھ کہا گیا ہے کلی طور پر اس سے متفق نہیں ہیں۔ لیکن اس مضمون کا حسب ذیل اقتباس ضرور غور طلب ہے۔

"ضرورت اس امر کی تھی کہ پاکستان کا روشن دماغ، عالی ظرف طبقہ قرآن کے حیات بخش، روح پرور اور بصیرت افروز پروگرام کو لے کر نکلتا اور ستم رسیدہ انسانیت کو خوشگواریوں کی فضا میں لے جاتا لیکن ملائیت کے منفی اقدامات ہمیں ترقی کی بجائے تنزل کی طرف لئے جا رہے ہیں بے

کسے خبر کہ سفینہ ڈبو چکی کتنے

کتاب صوفی و ملا کی سادہ اوراقی

جب ایک عام مسلمان ان حضرات کی ایک ایک حرکت جس کی آنکھوں کے آئینے میں عکس اور دل کی لوح پر محفوظ ہو کچھ کہنے کی جسارت کرے تو یوں گویا ہوتے ہیں کہ دیکھو جی ایک انجینئر، ایک ڈاکٹر ہی عمارت اور مریض کے بارے میں مشورہ دینے کا حق رکھتا ہے لہٰذا یہ ہمارا ہی حق ہے کہ دین سے متعلق کسی مسئلہ پر اظہار رائے کریں۔ انہیں کون بتلائے کہ اسلام فنی چیز نہیں ہے جس طرح ایک مولوی ایک انجینئر، ایک ڈاکٹر کے لئے ضروری ہے بعینہٖ اسی طرح تمام افراد ملت کی زندگیوں پر محیط ہے تمام افراد امت کا فریضہ ہے کہ وہ قرآن میں تدبر و تفکر کریں۔ قرآن ضابطہ قانون ہے مجموعہ طلسمات نہیں۔ قرآن ہر قسم کی بربریت ہر نہج کا جور و استبداد مٹانے کے لئے آیا ہے۔ قرآن قلوب و اذہان میں تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ جب تک قلوب و اذہان میں تبدیلی نہیں ہوگی باقی نظام زندگی کا کوئی شعبہ درست نہیں ہو سکتا۔ قلوب کی تبدیلی ماحول اور فضا کی تبدیلی پر منحصر ہے۔ ہماری اندرونی بیرونی مشکلات کا علاج معاشرتی ڈھانچے کی تشکیل جدید ہے جس کی بنیادیں قرآنی کے الفاظ پر نہیں بلکہ قلوب کی گہرائیوں میں بوئی جائیں۔" (اقدام ۲۲ جولائی ۱۹۶۲ء صفحہ ۱۲)

یہ بات ایک حد تک درست ہے کہ جس شخص نے دینی علم میں اپنا وقت صرف کیا ہو دینی مسائل میں اس کی رائے خاص اہمیت رکھتی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آج کل کے اہل علم حضرات اس امر کا حق رکھتے ہیں کہ جو کچھ وہ انفرادی طور پر یا دکھاوے کے اتحاد کے طور پر کہدیں وہ قرآن و حدیث ہے۔ کیونکہ اصل بات یہ ہے کہ آجکل کے اہل علم حضرات نے بعض ایسی بدعتوں کو بھی دین کا حصہ بنا لیا ہوا ہے جن کی قرآن و سنت میں کوئی بنیاد نہیں۔

جہاں تک "عائلی قوانین" کا تعلق ہے ہم اس مختصر اداریہ میں اس کے متعلق ابھی اپنی کوئی رائے دینا نہیں چاہتے۔ البتہ ہم اتنا ضرور کہتے ہیں کہ عام طور پر اگر وہ اپنے آپ کو اس کا اہل سمجھتے ہیں تو اہل قلم حضرات کو بھی تحقیقات سے کام لینا چاہیئے اور قرآن و سنت کے مطابق جو صحیح بات ثابت ہو وہ پیش کرنی چاہیئے محض جذباتیت کا شکار نہیں ہونا چاہیئے۔ جیسا کہ پچھلے دنوں عائلی قوانین کے متعلق جو شورش بپا ہوئی ہے۔ اس میں جہاں خواتین حدود سے بڑھ گئی ہیں وہاں اہل علم حضرات بھی ان سے کچھ پیچھے نہیں رہے۔

اگر دونوں طرف سے اسلامی اخلاق کو ملحوظ رکھتے ہوئے گفتگو ہوتی اور اہل علم حضرات فتویٰ بازی پر نہ اتر آتے تو ممکن ہے یہ مسائل ایک حد تک قرآن سنت کے مطابق طے ہو سکتے۔ جہاں عورتوں نے جو ماہرین اسلامیات نہیں بدعنوانیاں دکھائی ہیں وہاں یہ امر نہایت قابل افسوس ہے کہ اہل علم حضرات نے بھی جو ماہرین ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ صرف عناد اور فتویٰ بازی سے کام لیا ہے حالانکہ یہ اہل علم حضرات کوئی ایسا معیار پیش نہیں کر سکتے جہاں سے ان کو دوسروں کے خلاف فتوے دینے کا حق ہے اور جو ان کو کسی نہ کسی وجہ سے حاصل ہے محض دینی مدارس کی سند تو ان کو یہ حق نہیں دیتی کہ وہ جس پر چاہیں اپنے فتاویٰ کا بوجھ ڈال کر اس کا کچومر نکال دیں۔

قرآن کریم سے جو امر ثابت ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی حفاظت کے لئے ایک نظام قائم کیا ہے جس کا تعلق اس کی اپنی ذات کے ساتھ ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے:۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون۔

یعنی یہ ذکر ہمیں نے نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے حافظ و ناصر ہیں۔ اس نص صریح سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا نظام قائم کیا ہوا ہے جو ہر زمانہ میں خود اسکے

(باقی صفحہ پر)

ماضی کے خزانے

ذکرِ حبیب

رقم فرمودہ حضرت عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ

۲

مجھے اس بات کے سننے سے اپنے حال اور معرفت اور عمل کا خیال کر کے کس قدر شرم اور ندامت حاصل ہوئی۔ بجز خدا کے کوئی جان نہیں سکتا۔ میری روح میں اس وقت میخ فولادی کی طرح یہ بات جاگزیں ہوئی کہ یہ غیر معمولی تقوےٰ اور خشیۃ اللہ اور دقائق تقوےٰ کی رعایت معمولی انسان کا کام نہیں۔ ورنہ میں اور میرے امثال سینکڑوں اسلام اور اتباع سنت کے دعویٰ میں کم لاف زنی نہیں کیا کرتے۔ اور اس میں شک نہیں کہ متعمد بے باک اور حدود اللہ سے متکبرانہ تجاوز کرنے والے بھی نہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ یہ تو تیز قدسیہ اور تیز شامہ ہمیں نہیں ملی یا اور عوارض کے سبب کمزور ہو گئی ہے۔ ہم بڑی سے بڑی سعادت اور اتقا اس میں سمجھتے ہیں کہ موٹے موٹے گناہوں اور معاصی سے بچے رہیں۔ اور بڑے ہی متقی اور مرتاض ہوئے کے سوا دقائق معاصی اور مشتبہات کی طرف ہم التفات نہیں کرتے۔ یہ خوردبین کامل ایمان اور کامل عرفان اور کامل تقوےٰ سے ملتی ہے۔ جو حضرت اقدس امام الزمان علیہ السلام کو عطا ہوئی ہے۔ اور میں نے اس وقت لسان اور جنان کے سچے اتفاق سے کہا اور تسلیم کیا کہ اگر اور ہزاروں باہرہ حجتیں آپ کے منجانب اللہ ہونے پر جو آفتاب سے زیادہ درخشاں ہیں نہ بھی ہوتیں۔ جب بھی یہی ایک بات کہ غیر معمولی تقوےٰ اور خشیت اللہ آپ میں ہے کافی دلیل تھی ؛

غضّ بصر عفو اور چشم پوشی کے جزئیات بڑا لمبا مفصل مضمون چاہتی ہیں۔ موٹی سے موٹی سمجھ کے کام کاج کرنے والی عورتیں ایسا یقین اس بات پر رکھتی ہیں جیسے اپنے وجود پر کہ حضرت کسی کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے۔ ہفتوں۔ مہینوں۔ اندر صحن میں پھرا کریں۔ اور عورتوں کے مجمع میں سے ہر روز کیوں نہ گزرا کریں۔ کبھی بھی آنکھ اٹھا کر کسی کی طرف نہیں دیکھتے۔ ہمیشہ نظر بر پشت پا دوختہ رہتے ہیں۔ عجیب سکون اور جمعیت باطن اور فوق العادت وقار اور حلم ہے کہ کیسا ہی شور اور غلغلہ برپا ہو جائے جو عموماً قلوب کو پرکاہ کی طرح اڑا دیتا اور شور اور جاہلانہ شور کی طرف نخواہ نخواہ کھینچ لیتا ہے۔ حضرت اسے ذرا بھر بھی محسوس نہیں کرتے اور متوش الاوقات نہیں ہوتے۔ یہی ایک حالت ہے جس کے لئے اہل مذاق تڑپتے اور بیباک ہزار دست و پا مارتے اور رو رو کر خدا سے چاہتے ہیں۔

میں نے بہت سے قابل معقول اور لائق محرروں کو سنا اور دیکھا ہے کہ کمرہ میں بیٹھے کچھ سوچ رہے ہیں یا لکھ رہے ہیں اور ایک بڑیا اندر گھس آئی ہے اس کی چڑ چڑ سے اس قدر حواس باختہ اور سراسیمہ ہوتے ہیں کہ تفکر اور مضمون سب نقش بر آب ہو گیا۔ اور اسے مارنے نکالنے کو یوں لپکے ہیں جیسے کوئی شیر اور چیتا پر حملہ کرتا یا سخت اشتعال دینے والے دشمن پر پڑتا ہے۔ ایک بڑے بزرگ صوفی صاحب یا قاضی صاحب کی بڑی صفت ان کے پیرو جب کرتے ہیں یہی کہتے ہیں کہ وہ بڑے نازک طبع ہیں اور جلد برہم ہو جاتے ہیں۔ اور تھوڑی دیر آدمی ان کے پاس بیٹھے تو گھبرا جاتے ہیں اور خود بھی فرماتے ہیں کہ میری جان پر بوجھ پڑ جاتا ہے۔ مدت ہوئی ایک مقام پر میں خود انہیں دیکھنے گیا۔ خانہ دس منٹ سے زیادہ میں نہیں بیٹھا ہوں گا جو آپ مجھ سے فرماتے ہیں۔ کچھ اور کام بھی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ جمعیت قلب اور وہ وقاری اور حلم اکسیر ہے جس میں ہو اور یہی صفت ہے جس سے اولیاء اللہ مخصوص اور ممتاز کئے گئے ہیں ؛

میں نے دیکھا ہے کہ حضرت اقدس نازک سے نازک مضمون لکھ رہے ہیں۔ یہاں تک کہ عربی زبان میں بے مثل فصیح کتابیں لکھ رہے ہیں۔ اور پاس ہنگامہ قیامت برپا ہے۔ بے تمیز بچے اور سادہ عورتیں جھگڑ رہی ہیں۔ چیخ رہی ہیں چلّا رہی ہیں مگر حضرت یوں لکھے جا رہے ہیں۔ اور کام میں یوں مستغرق ہیں کہ گویا خلوت میں بیٹھے ہیں۔ یہ ساری لانظیر اور عظیم الشان کتابیں عربی اردو۔ فارسی کی ایسے ہی مکانوں میں لکھی ہیں۔ میں نے ایک دفعہ پوچھا اتنے شور میں حضور کو لکھنے میں یا سوچنے میں ذرا بھی تشویش نہیں ہوتی۔ مسکرا کر فرمایا میں سنتا ہی نہیں۔ تشویش کیا ہو اور کیونکر ہو۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے محمود چار ایک برس کا تھا۔ حضرت معمولاً اندر بیٹھے لکھ رہے تھے۔ میاں محمود دیا سلائی لے کر وہاں تشریف لائے اور آپ کے ساتھ بچوں کا ایک غول بھی تھا۔ پہلے کچھ دیر تک آپس میں کھیلتے جھگڑتے رہے۔ پھر جو کچھ دل میں آئی۔ ان مسودات کو آگ لگا دی اور آپ لگے خوش ہونے اور تالیاں بجانے اور حضرت لکھنے میں مشغول ہیں سر اٹھا کر دیکھتے بھی نہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ اتنے میں آگ بجھ گئی اور قیمتی مسودے راکھ کا ڈھیر ہو گئے۔ اور بچوں کو کسی اور مشغلہ نے اپنی طرف کھینچ لیا۔ حضرت کو سیاق عبارت کے ملانے کے لئے کسی گزشتہ کاغذ کے دیکھنے کی ضرورت ہوئی۔ اس سے پوچھتے ہیں خاموش اس سے پوچھتے ہیں دبکا جاتا ہے۔ آخر ایک بچہ بول اٹھا کہ میاں صاحب نے کاغذ جلا دیئے عورتیں بچے اور گھر کے سب لوگ حیران اور انگشت بدنداں کہ اب کیا ہو گا۔ اور درحقیقت عادةً ان سب کو علی قدر مراتب بری حالت اور مکروہ نظارہ کے پیش آنے کا گمان اور انتظار تھا۔ اور ہونا بھی چاہیئے تھا۔ مگر حضرت مسکرا کر فرماتے ہیں خوب ہوا اس میں اللہ تعالےٰ کی کوئی بڑی مصلحت ہو گی۔ اور اب خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ اس سے بہتر مضمون ہمیں سمجھائے۔

اس موقعہ پر بھی ابنائے زمانہ کی عادت سے مقابلہ کئے بغیر ایک نکتہ چین نگاہ کو اس نظارہ سے واپس نہیں ہونا چاہیئے۔ ایسی ہی ایک دفعہ اتفاق ہوا جن دنوں حضرت تبلیغ لکھا کرتے تھے مولوی نورالدین صاحب تشریف لائے۔ حضرت نے ایک بڑا بھاری دو ورقہ مضمون لکھا۔ اس کی فصاحت و بلاغت خداداد پر حضرت کو ناز تھا اور وہ فارسی ترجمہ کے لئے مجھے دینا تھا۔ مگر یاد نہ رہا۔ اور جیب میں رکھ لیا اور باہر سیر کو چل دیئے مولوی صاحب اور جماعت بھی ساتھ تھی۔ واپسی پر کہ ہنوز راستہ ہی میں تھے مولوی صاحب کے ہاتھ میں کاغذ دے دیا کہ وہ پڑھ کر عاجز راقم کو دے دیں۔ مولوی صاحب کے ہاتھ سے وہ مضمون گر گیا۔ واپس ڈیرہ میں آئے اور بیٹھ گئے۔ حضرت معمولاً اندر چلے گئے۔ میں نے کسی سے کہا کہ آج حضرت نے مضمون نہیں بھیجا۔ اور کاتب سر پر کھڑا ہے اور ابھی مجھے ترجمہ بھی کرنا ہے۔ مولوی صاحب کو دیکھتا ہوں تو رنگ فق ہو رہا ہے۔ آپ نے نہایت بے تابی سے لوگوں کو دوڑایا کہ ڈھونڈ کر لیکیو۔ کاغذ راہ میں گر گیا۔ مولوی صاحب اپنی جگہ بڑے خجل اور حیران تھے کہ بڑی غفلت کی بات ہے حضرت کیا کہیں گے۔ یہ عجیب ہوشیار آدمی ہے ایک کاغذ اور ایسا ضروری کاغذ بھی سنبھال نہیں رکھا۔ حضرت کو خبر ہوئی معمولی بشاش بشاش چہرہ تبسم زیر لب تشریف لائے اور بڑا عذر کیا کہ مولوی صاحب کو کاغذ کے گم ہونے سے بڑی تشویش ہوئی۔ مجھے افسوس ہے کہ اس کی جستجو میں اس قدر دوا دوش اور تگاپو کیوں کیا گیا۔ میرا تو یہ اعتقاد ہے کہ اللہ تعالےٰ اس سے بہتر ہمیں عطا فرمائیگا۔

برادران! ان سب باتوں کی جڑ خدائے زندہ اور قادر کی ہستی پر ایمان ہے۔ یہ ایمان ہر وقت قوےٰ کو زندہ اور تازہ رکھتا۔ اور ہر قسم کی پژمردگی اور افسردگی سے بچاتا رہتا ہے۔ جو دنیا داروں کو بسا اوقات بڑے بڑے شرمناک حرکات پر مجبور کرتی ہے ؛

ایک دفعہ کا ذکر ہے آپ کو سخت درد سر ہو رہا تھا۔ اور میں بھی اندر آپ کے پاس بیٹھا تھا۔ اور پاس حد سے زیادہ شور و غل برپا تھا۔ میں نے عرض کی جناب کو اس شور سے تکلیف تو نہیں ہوتی۔ فرمایا ہاں اگر چپ ہو جائیں تو آرام ملتا ہے۔ میں نے عرض کیا تو جناب کیوں حکم نہیں کرتے۔ فرمایا آپ ان کو نرمی سے کہہ دیں میں تو کچھ نہیں سکتا۔ بڑی بڑی سخت بیماریوں میں الگ ایک کوٹھڑی میں پڑے ہیں اور ایسے خاموش پڑے ہیں کہ گویا مزے میں سو رہے ہیں۔ کسی کا گلہ نہیں کہ تو نے ہمیں کیوں نہیں پوچھا۔ اور تو نے ہمیں پانی نہیں دیا۔ اور تو نے ہماری خدمت نہیں کی۔ میں نے دیکھا ہے کہ ایک شخص بیمار ہوتا ہے اور تمام تیماردار اس کی بدمزاجی اور چڑچڑاپن سے اور بات بات پر بگڑ جانے سے پناہ مانگ اٹھتے ہیں۔ اسے گالی دیتا ہے اسے گھورتا ہے اور بیوی کی تو شامت آ جاتی ہے۔ بیچاری کو نہ دن کو آرام اور نہ رات کو چین۔ ذرا تکان کی وجہ سے ذرا اونگھ گئی ہے۔ بس پھر کیا خدا کی پناہ آسمان کو سر پر اٹھا لیا۔ وہ بیچاری حیران ہے۔ ایک تو خود چور چور ہو رہی ہے اور ادھر یہ فکر لگ گئی ہے۔ کہ کہیں مارے غضب و غیظ کے اس بیمار کا کلیجہ پھٹ نہ جائے۔ غرض جو کچھ بیمار اور بیمار کی حالت ہوتی ہے۔ خدا کی پناہ کون اس سے بے خبر ہے برخلاف اس کے سالہا سال سے دیکھا اور دیکھتا ہے کہ جو طمانیت اور جمعیت اور کسی کو بھی آزار نہ دینا حضرت کے مزاج مبارک کو صحت میں

حاصل ہے وہی سکون حالت بیماری میں بھی ہے اور جب بیماری سے افاقہ ہوا معاً وہی خندہ روئی اور اور کشادہ پیشانی اور پیار کی باتیں ہیں بسا اوقات عین اس وقت پہنچا ہوں جب کہ ابھی ابھی سر درد کے لمبے اور سخت دورہ سے آپ کو افاقہ ہوا۔ آنکھیں کھول کر میری طرف دیکھا ہے تو مسکرا کر دیکھا ہے اور فرمایا ہے اب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اس وقت مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا آپ کسی بڑے عظیم الشان دل کش باغ کی سیر سے واپس آئے ہیں جو یہ چہرہ کی رنگت اور چمک دمک اور آواز میں خوشی اور لذت ہے میں ابتدائے حال میں ان نظاروں کو دیکھ کر بڑا حیران ہوتا تھا اس لئے کہ میں اکثر بزرگوں اور حوصلہ اور مردانگی کے مدعیوں کو دیکھ چکا تھا کہ بیماری میں کیا چولہ بدل لیتے ہیں اور بیماری کے بعد کتنی کتنی مدت تک ایسے بے شرمل ہوتے ہیں کہ الامان کبھی کی تقصیر آئی ہے جو پہلے کی بات منہ سے نکال بیٹھے۔ بال بچے بیوی دوست کسی اور پرے کو دور ہی سے اشارہ کرتے ہیں کہ دیکھنا کالا ناگ ہے نزدیک۔ نہ آنا۔ اصل بات یہ ہے کہ بیماری میں بھی ہوش و حواس اور ایمان اسی کا ٹھکانے رہتا ہے جو صحت کی حالت میں مستقیم الاحوال ہو۔ اور دیکھا گیا ہے کہ بہت سے تندرستی کی حالت میں مغلوب الغضب شخص بیماری میں خالص دلوانے اور شدت جوش سے مصروع ہو جاتے ہیں حقیقت میں ایمان اور عرفان اور استقامت کے پرکھنے کے لئے بیماری بڑا بھاری معیار ہے جیسے سکرات اور خواب میں بڑبڑانا اور خواب دیکھنا حقیقی تصویر انسان کی دکھا دیتا ہے بیماری بھی مومن اور کافر اور دلیر اور بزدل کے پرکھنے کی کسوٹی ہے۔ بڑا مبارک ہے وہ جو صحت کی حالت میں جوش اور جذبات نفس کی باگ کو ہاتھ سے نکلنے نہیں دیتا۔

(حیات حضرت مسیح موعود)

انصار اللہ اپنے اعمال کا محاسبہ کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۲ اکتوبر ۴۳ء کے خطبہ جمعہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"انصار اللہ پر بہت بڑی ذمہ داری ہے وہ اپنی عمر کے آخری حصہ میں سے گزر رہے ہیں اور یہ آخری حصہ وہ ہوتا ہے جب انسان دنیا کو چھوڑ کر اگلے جہان جانے کی فکر میں ہوتا ہے اور جب کوئی انسان اگلے جہان جا رہا ہو تو اس وقت اسے اپنے حساب کی صفائی کا بہت زیادہ خیال ہوتا ہے اور وہ ڈرتا ہے کہ کہیں وہ ایسی حالت میں دنیا سے کوچ نہ کر جائے کہ اس کا حساب گندہ ہو اس کے اعمال خراب ہوں اور اس کے پاس وہ زاد راہ نہ ہو جو اگلے جہان میں کام آنے والا ہے جب احمدیت کی غرض یہی ہے کہ بندے اور خدا کا تعلق درست ہو جائے تو ایسی عمر میں اور عمر کے ایسے حصہ میں اس کا جس قدر احساس ایک مومن کو ہونا چاہیئے وہ کسی شخص سے مخفی نہیں ہو سکتا۔ نوجوان تو یہ خیال بھی کر سکتے ہیں اگر ہم سے خدمت خلق میں کوتاہی ہوئی تو انصار اللہ اس کام کو ٹھیک کر لیں گے مگر انصار اللہ کس پر انحصار کر سکتے ہیں وہ اگر اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی سے کام لیں گے وہ اگر دین کی محبت اپنے نفوس میں اور پھر تمام دنیا کے قلوب میں پیدا کرنے میں کامیاب نہ ہوں گے وہ اگر احمدیت کی اشاعت کو اپنا اولین مقصد قرار نہ دیں گے اور وہ اگر اس حقیقت سے اغماض کریں گے کہ انھوں نے اسلام کو دنیا میں پھر زندہ کرنا ہے تو انصار اللہ کی عمر کے بعد اور کونسی عمر ہے جس میں وہ یہ کام کریں گے۔" (راہ عمل ص ۲۵، ۲۶)

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ میں ۱۴ جون سے تم معدہ کی شدید درد اور دیگر کئی قسم کے عوارض سے بیمار ہوں۔ درویشان قادیان اور دیگر بزرگوں اور احباب سے التماس ہے کہ اس عاجز کی جلد اور مکمل صحت یابی کے لئے دعا فرماویں۔

(احمد حیات ملازم ملٹری اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ لاہور)

۲۔ مکرم صوبیدار محمد عبداللہ صاحب ایک لمبے عرصہ سے بعارضہ زہر باد بیمار رہیں متعدد اپریشن بھی ہو چکے ہیں مگر عوارض تاحال قائم ہیں چند روز سے تکلیف پھر بڑھ گئی ہے۔ درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ مکمل صحت کے لئے دعا فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

(خاکسار محمد اجمل شاہد مربی سلسلہ پشاور)

۳۔ بندہ ماہ جنوری ۶۲ء میں نور نگر فارم محمد آباد سٹیٹ سندھ میں بیمار ہو گیا تھا۔ دماغی مرض تو شفا ہو گئی ہے لیکن ٹانگوں میں کمزوری باقی ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

(خاکسار محمد اسحٰق انور واقف زندگی سابق سیکرٹری مال نور نگر فارم سندھ حال دفتر وکیل الزراعت ربوہ)

۴۔ میرے بھائی مسعود احمد صاحب ایک انٹرویو کے لئے جا رہے ہیں بزرگان جماعت اور درویشان قادیان سے عزیز کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ملک گوہر شیر خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چوہڑ آباد)

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام ایک تقریب

ربوہ کی مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۱ جولائی ۶۲ء کو بعد نماز مغرب مسجد محمود میں مکرم حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال تحریک جدید کی صدارت میں ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے بیرون پاکستان تشریف لے جانے والے مبلغین کرام مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر، مولوی محمد اسحٰق صاحب اور چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ کو الوداع کہنے کے علاوہ جماعت احمدیہ ماریشس کے الحاج محمد سوکیہ صاحب اور مکرم احمد شمیر صاحب سوکیہ کو مجلس مقامی کی طرف سے خوش آمدید کہا گیا۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں مکرم مولوی محمد بشیر صاحب شاد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے ایڈریس پیش کرتے ہوئے مبلغین اسلام اور ماریشس سے تشریف لانے والے معزز مہمانوں کو علی الترتیب الوداع اور خوش آمدید کہا۔

اس کے بعد جناب الحاج محمد سوکیہ صاحب نے حاضرین سے اردو میں خطاب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے امسال نہ صرف حج بیت اللہ کا فریضہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی بلکہ قادیان اور ربوہ کی زیارت کا موقعہ بھی عنایت فرمایا آپ نے فرمایا کہ میں ربوہ میں کچھ عرصہ قیام کر کے روحانی برکات سے متمتع ہونے کی کوشش کروں گا اور ساتھ ہی ربوہ میں مقیم مبلغین سلسلہ کو فرانسیسی زبان سکھاؤں گا تاکہ وہ ان علاقوں میں جہاں فرانسیسی بولی جاتی ہے فریضہ تبلیغ ادا کر سکیں۔ آپ نے بتایا کہ اس وقت ماریشس میں ہماری چھ مسجدیں ہیں اور احمدی احباب کی تعداد دو ہزار کے قریب ہے اس کے بعد جناب احمد شمیر سوکیہ صاحب نے خدام سے انگریزی زبان میں خطاب کیا آپ نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا تھا "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ آج احمدیت کی تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچ رہی ہے اور زمین کے کناروں سے چل کر لوگ مرکز سلسلہ میں کھنچے چلے آ رہے ہیں ایسے ہی خوش نصیب لوگوں میں سے جنہیں اس پیشگوئی کے ماتحت دور دراز سے چل کر مرکز سلسلہ میں آنے کی توفیق مل رہی ہے ایک میں بھی ہوں اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا ایک فضل ہے کہ اس نے مجھے احمدیت قبول کرنے اور مرکز سلسلہ کی زیارت سے مشرف ہونے کی توفیق بخشی ہے دوران تقریر آپ نے مزید بتایا کہ یہ عجیب اتفاق ہے کہ ماریشس میں ایک مقام ایسا ہے جس کا نام ہی زمین کا کنارہ ہے چنانچہ ماریشس میں احمدیت کی تبلیغ کا پہنچنا اور وہاں اوائل ہی میں جماعت احمدیہ کا قائم ہو جانا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کو کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا ایک خاص رنگ میں پورا کرنے کا موجب بنا یہ امر ہمارے لئے خاص طور ایمان کا باعث ہے دوران تقریر میں آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ ماریشس کی دینی اور تربیتی سرگرمیوں پر بھی روشنی ڈالی۔

آپ نے بتایا کہ ہمارے خدام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مخلص ہیں اور دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں انھوں نے حال ہی میں تین دن تک اجتماعی وقار عمل منا کر ایک عالیشان مسجد بنائی ہے۔

آخر میں صاحب صدر مکرم جناب حافظ عبدالسلام صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے احباب کو غلبہ اسلام کے ضمن میں ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی آپ نے مختصر خطاب کے بعد اجتماعی دعا کروائی اور یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(مہتمم مقامی)

اعلان دار القضاء

مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ صدر حلقہ باغبانپورہ لاہور نے لکھا ہے کہ ہمارے والد میاں خدا بخش صاحب مورخہ ۶۲-۶-۱۲ کو وفات پا گئے ہیں مرحوم کے کھاتہ نمبر ۲۰۶-۲۱/۵۶۶ میں مبلغ -/۵۰۰ روپے جمع ہیں یہ رقم مجھے اور میرے بھائی عطاء اللہ صاحب کو بحصہ مساوی دی جائے۔ ہماری تینوں ہمشیرگان اپنا شرعی حصہ وصول کر چکی ہیں۔

اس تحریر پر ان کی تینوں ہمشیرگان محترمہ برکت بی بی صاحبہ و محترمہ تاج بی بی صاحبہ و محترمہ خورشید بیگم صاحبہ کی تصدیق درج ہے۔ جس کی تصدیق مکرم سیکرٹری مال حلقہ باغبانپورہ (جلال الدین صاحب) اور مکرم سیکرٹری صاحب امور عامہ حلقہ مذکور (شاہ دین صاحب) نے کی ہوئی ہے۔

سو اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحبؓ مرحوم کے بعض حالات زندگی

(از مکرم چوہدری احمد جان صاحب راولپنڈی)

(قسط ۲)

دفتر میں آپ نہایت اعلیٰ منتظم اور باوقار شخصیت کے مالک تھے۔ نہایت مستقل مزاج اوقات کے پابند ایڈمنسٹریشن میں ماہر ٹریننگ دینے میں ید طولیٰ حاصل تھا عدل و انصاف کو قائم کرنے والے نہایت خوش اخلاق اور اپنے فرائض کی ادائیگی کا پورا پورا احساس رکھنے والے تھے آپ کا ہر دفتری کام ایک خاص سسٹم اور اصول کے ساتھ چلتا تھا۔ یہی جذبہ اپنے زیر تربیت سٹاف میں پیدا کر دیا تھا۔ رفتہ رفتہ آپ کے شاگرد تمام ہندوستان میں پھیل گئے اور انہوں نے آپ کی بتائی ہوئی لائنوں پر اپنے کام کو مزید ترقی دی اور اس طرح خانصاحب مکرم کے لئے عملی طور پر ایک صدقہ جاریہ کا کام دیا۔ ایک مرتبہ مجھ سے فرمانے لگے جب کبھی کوئی شکایت میرے خلاف آتی ہے تو خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کا بہت زیادہ موقع میسر آ جاتا ہے۔ اور اس دوران میں خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے خاص کوشش عمل میں آتی ہے۔ ایک کٹر آریہ آپ کا سیکنڈ کلرک تھا۔ اس نے خود بیان کیا کہ آپ کے تعصب کے متعلق بہت سی افواہیں مشہور تھیں۔ اس لئے میں نے استعفیٰ لکھکر جیب میں رکھا ہوا تھا کہ اگر میرے ساتھ سختی ہوئی تو پیش کر دوں گا۔ لیکن تجربہ سے معلوم ہوا کہ آپ اس کے برعکس نہایت ہمدرد ہیں یہ شہادت دشمن کی تھی۔ اس نے پنشن پر جانے کے بعد بھی حضرت خانصاحب سے اپنے تعلقات کو قائم رکھا اور خط و کتابت جاری رکھی۔

تلاوت قرآن پاک کا التزام ایک مرتبہ میں گھر سے ان کے ساتھ دفتر کی طرف جا رہا تھا۔ آپ قرآن مجید بھی حفظ کیا کرتے تھے اور راستے میں ہمیں سنایا کرتے تھے۔ جب ہم دفتر میں پہنچے تو گیٹ پر گورے نے حسب دستور پاس طلب کیا کلرکوں کے پاس پیتل کے گول پیسے کے برابر پاس ہوتے تھے لیکن آپ کا پاس مثلث وائٹ میٹل کا تھا۔ جاہل گورا اس پاس کی اہمیت سے واقف نہ تھا اس نے خلاف ادب کوئی بات کر دی جس پر آپ نے اس کو ڈانٹ دیا اور ہم دفتر کی طرف چل دئے۔ ہم ابھی سو گز بھی نہ گئے ہوں گے کہ خانصاحب مکرم نے نہایت شفقت سے مجھے فرمایا کہ میں سوچ رہا تھا کہ یہ امر کیونکر وقوع پذیر ہوا اس میں ہمارا اپنا کوئی قصور نہیں اور سوچتے سوچتے میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ میں روزانہ تلاوت کے علاوہ سورۃ یٰسین بھی پڑھا کرتا ہوں۔ لیکن آج کسی وجہ سے اس کو پڑھ نہیں سکا اور در اصل خدا تعالیٰ نے مجھے اس غلطی کی اصلاح کی طرف توجہ دلائی ہے خانصاحب مکرم تو یہ بات کہہ کر غالباً بھول گئے۔ لیکن میں نے اسے پلے باندھا اور اپنی زندگی میں اس نکتے سے بہت فائدہ اٹھایا۔

ذکر الٰہی ستمبر ۱۹۱۵ء میں میری ان سے پہلی ملاقات ہوئی اور یہی میری بھرتی ہونے کے ایام تھے اس کے بعد مجھے آپ کے ہاں رہنے کا بھی شرف حاصل ہوا اور آپ کے دن اور رات کے پروگرام کو مشاہدہ کرنے کا بھی موقع ملا۔ تبلیغ میں بھی مجھے آپ کے ساتھ مختلف احباب کے پاس جانے کا کثیر موقع ملتا رہا میں نے محسوس کیا کہ آپ نے صبح سے شام تک بعض اذکار الٰہی مقرر فرمائے ہوئے ہیں اور آتے جاتے ان کا ورد ضرور کرتے تھے دن کے چوبیس گھنٹوں میں آپ کی زبان ذکر الٰہی سے تر رہتی تھی۔ تمام نمازیں مسجد میں پڑھاتے تھے صبح کو عورتوں میں درس دیتے اور شام کو مردوں میں۔ رمضان میں تراویح جو بھی حافظ صاحب قادیان سے تشریف لاتے پڑھاتے لیکن تہجد کے وقت باجماعت نماز بھی ہوتی۔ جس میں آپ ایک دو پارے سناتے آپ نے اٹھارہ پارے حفظ کئے ہوئے تھے آخری ایام میں بھی فالج کی بیماری کے باوجود یہ دور جاری رہا۔

ایک مرتبہ مقامی احباب میں آپ نے یہ تحریک فرمائی کہ ہر نوجوان دو پارے یاد کرلے۔

مسجد احمدیہ فیروزپور ۱۹۰۹ء میں جونہی کہ آپ کو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہوا آپ نے ایک مقامی رئیس منشی کرم الٰہی صاحب کو جن کی ایک مسجد ویران پڑی تھی تحریک کی کہ وہ اپنی مسجد جماعت احمدیہ کو عنایت کر دیں۔ چنانچہ حسب ذیل چٹھی ان کو بھجوائی۔

بخدمت جناب منشی کرم الٰہی صاحب میونسپل کمشنر فیروزپور شہر۔ جناب من۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے والد مرحوم کی مسجد کی غیر آباد حالت دیکھکر مجھے آپ کی خدمت میں اس درخواست کے پیش کرنے کی جرأت ہوئی ہے کہ آپ فیروزپور کی جماعت احمدیہ کو اس مسجد کے آباد کرنے کی اجازت فرمائیں۔ اس سے کئی ایک فوائد مرتب ہوں گے

اوّل: مسجد کی حفاظت ہوگی اور یہ خانہ خدا ان تمام خباثت سے جن کا ارتکاب اب وہاں آئے دن کیا جاتا ہے پاک رہے گا۔

دوم: مسجد آباد ہو کر آپ کے والد مرحوم کی روح کے لئے ان کی اصل نیت کے مطابق ثواب جاریہ کا باعث ہوگا

سوئم: آباد رہنے کی حالت میں اس کی حالت اچھی رہے گی اور وقتاً فوقتاً حسب ضرورت اس کی مرمت و ریخت وغیرہ ہم کرواتے رہیں گے

چہارم: ہماری جماعت کو ایک مخصوص جگہ مل جائے گی جہاں ہم امن سے عبادت الٰہی اور ذکر الٰہی کریں گے۔

ہمارے اور دوسرے مسلمانوں کے درمیان خواہ کتنا ہی اختلاف ہو مگر یہ بات یاد رکھنے قابل ہے کہ ہم سب ایک خدا ایک رسول ایک کتاب منتز کو اوامر و نواہی کے ماننے والے ہیں ہمارا اور آپ کا طریق عبادت ایک ہے

میں نے سنا ہے کہ آپ نے اس معاملے میں اپنی رضامندی کا اظہار چند معززین کے روبرو کر دیا ہے یہ بالکل کافی سمجھا جا سکتا ہے مگر مزید اطمینان کے لئے اگر آپ تحریری اجازت نامہ عطا فرما دیں تو آپ کی موجودگی و غیر موجودگی میں یکساں مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ والسلام

آپکا نیازمند: فرزند علی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ فیروزپور

چنانچہ ۱۹۰۹ء کو منشی صاحب موصوف نے مندرجہ ذیل چٹھی خانصاحب کی خدمت میں لکھی۔

السلام علیکم۔ آپ کی چٹھی مجھے ملی چونکہ یہ مسجد میرے بزرگوار کی تعمیر کردائی ہوئی ہے اور میں تا ایں دم اس کا متولی ہوں میں بڑی خوشی سے آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ آپ اور آپکے ہم خیال لوگ اس میں نمازیں پڑھیں اور اسکو آباد کریں۔ اور شکست کی مرمت کرائیں۔ میری طرف سے دیگر اور مسلمانوں کی طرف سے آپکو کوئی تکلیف نہ ہوگی میں بہت خوش ہوں کہ یہ خانہ خدا آباد ہو یہ چند سطور بطور اجازت نامہ لکھدیتا ہوں تاکہ سند رہے

آپکا نیازمند کرم الٰہی میونسپل کمشنر بقلم خود

جب اس کی اطلاع مرکز میں پہنچی تو الحکم جلد ۱۳ نمبر ۱۲ میں یہ نوٹ شائع ہوا۔

"منشی فرزند علی صاحب ایک قابل اور ہونہار نوجوان ہیں انجمن حمایت اسلام کے لئے انہوں نے بہت بڑا کام کیا ہے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں ابھی تھوڑے عرصہ سے داخل ہوئے ہیں اور آپ کی سعی اور ہمت کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ فیروزپور کو ایک مسجد عطا کر دی"۔

بعض غیر احمدیوں نے اس کی مخالفت بھی کی اور وفود بن کر متولی مسجد کے پاس بھی گئے لیکن وہ اپنی بات کے دھنی نکلے اور انہوں نے ایسے لوگوں سے کہا میں نے اس مسجد کو جو میرے والد نے تعمیر کروائی تھی اور محلہ کے اندرونی حصہ میں واقع تھی آباد کرنے کی ہر امکانی کوشش کی میں نے حافظ کو بھی تنخواہ دار ملازم رکھا مولوی صاحب کو بھی آبادکاری کا موقع دیا لیکن سوئے قسمتی سے میری امید بر نہ آئی اور وہ آباد نہ ہو سکا اب تم لوگوں سے اسکی آبادی کی کیا توقع کی جا سکتی ہے اور چونکہ میں یہ مسجد اب جماعت احمدیہ کو دے چکا ہوں اسلئے اب کسی قیمت پر بھی واپس لینے کیلئے تیار نہیں۔ جس پر وہ لوگ مایوس ہو کر رہ گئے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف اس مسجد کی مرمت جماعت احمدیہ نے کرائی بلکہ شہر کی تمام مساجد سے یہ مسجد زیادہ آباد ہو گئی ہے اور اس مسجد کا انتظام [illegible]

(بقیہ لیڈر صفحہ ۲)

حکم سے چلتا ہے اس کی وضاحت حدیث مجددین سے ہوتی ہے۔ جس کی رو سے مخبر صادق سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر زمانہ میں تجدید و احیائے دین کے لئے مجددین مبعوث کرتا رہے گا اور یہ مجددین خود اور ان کے بعد ان کے خلفاء دینی مسائل کو قرآن کریم و سنت کی روشنی میں حسب حال زمانہ حل کیا کریں گے۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اس نظام ربانی سے انحراف کر دیا اور اب ان میں بھانت بھانت کی بولیاں بولنے والے خود ساختہ مصلحین اور مفتی پیدا ہو گئے ہیں جن میں دینی مسائل حل کرنے کی نہ تو اہلیت ہے اور نہ حوصلہ۔ اور نہ ایسا کرنے کے لئے ان کے پاس کوئی خدائی سند ہے۔

مرکز سلسلہ میں کارکنوں کی ضرورت

۱۔ صدر انجمن احمدیہ میں کارکن درجہ اول کی اسامیوں کے لئے گریجوایٹ امیدواروں کی درخواستیں مطلوب ہیں۔ گریڈ ۸۵-۵-۱۰۰-۶-۱۳۰/۱۳۴-۸-۱۹۰/۱-۲۲۰

ابتدائی تنخواہ پر کم از کم تیس روپے ماہوار مہنگائی الاؤنس اسکے علاوہ ہے۔ خدمت سلسلہ کا شوق رکھنے والے نوجوان نظارت دیوان میں درخواستیں بھجوا دیں۔ درخواست کے ساتھ میٹرک کے سرٹیفکیٹ اور بی اے کی سند کی نقول شامل کی جائیں۔

۲۔ دفتر الفضل میں ایک مولوی فاضل کاپی ریڈر کی ضرورت ہے۔ اس آسامی کا گریڈ ۶۰-۴-۱۰۰/۵-۱۵۰/۶-۱۸۰ ہے۔ تیس روپے ماہوار مہنگائی الاؤنس اس کے علاوہ ہے۔ امیدوار نظارت دیوان میں درخواستیں بھجوائیں۔

(ناظر دیوان)

ادائیگی چندہ وقفِ جدید سال پنجم

ان مجاہدین کے اسماء درج ہیں جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی تحریک پر چندہ وقف جدید ادا رسال فرمایا ہے

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو منظور فرماوے آمین (ناظم مال وقف جدید)

روپے

۱۔ مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل چنیوٹ ۔۔ ۱۰۰ ۔۔ پ
عطیہ برشادی پسر محمد شفیق صاحب

۲۔ ارکان لجنہ اماء اللہ پھیرو چیچی ضلع تھرپارکر ۔۔ ۳۶
(بلا تفصیل)

۳۔ ڈاکٹر فہمیدہ اعجاز الحق صاحبہ سول لائنز لاہور ۔۔ ۱۰

۴۔ چوہدری عنایت اللہ صاحب کھنڈو ساہی ۔۔ ۶
ضلع سیالکوٹ

۵ راجہ ناصر احمد صاحب لائل پور شہر ۔۔ ۷

۶ رانا منظور احمد صاحب ۔۔ ۱۰

۷ مرزا اسلم حیات صاحب ۔۔ ۶

۸ عبدالمجید صاحب محلہ سنت پورہ لائل پور شہر ۔۔ ۶

۹ چوہدری نذیر محمد صاحب ۳۸ ۔ ۶

۱۰ غلام محمد صاحب انصاف کمپنی ۔۔ ۱۲

۱۱ حبیب الرحمٰن صاحب سول ایرپورٹ کراچی ۔۔ ۶
بذریعہ حاجی محمد فاضل صاحب ربوہ

۱۲۔ چوہدری محمد عبدالرشید صاحب چک ۷۵ ب ضلع لائل پور ۔۔ ۶

۱۳۔ چوہدری رحمت علی صاحب چک ۱۲۳/ پ.د.۴ ۔۔ ۸
ضلع رحیم یار خاں

۱۴۔ چوہدری عنایت اللہ صاحب چک ۱۲۳/ پ.د.۴ ۷۵ ۔ ۸
ضلع رحیم یار خاں

۱۵۔ ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر بدر دین صاحب ۔۔ ۶
کنری ۔ (سندھ)

۱۶۔ چوہدری خلیل الرحمٰن صاحب لیہ ضلع مظفر گڑھ ۔۔ ۶

۱۷۔ منشی فضل احمد صاحب جسوکی ضلع گجرات ۔۔ ۶

۱۸۔ غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت اٹیاں (بلا تفصیل) ۔۔ ۱۷

۱۹۔ مکرم مولوی عبداللہ صاحب صدر جماعت نارووال ۷۵ ۔ ۶

۲۰۔ چوہدری سعید احمد صاحب ۔۔ ۶

۲۱ چوہدری خیر الدین صاحب ۔۔ ۷

۲۲ مرزا نور احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ۵۰ ۔ ۸

۲۳ محمد الیاس صاحب ۔۔ ۶

۲۴۔ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ نواب دین صاحب ۱۲ ۔ ۶

۲۵۔ چوہدری خلیل الرحمٰن صاحب جھنگ ارود ہرال ۔۔ ۶

۲۶۔ محمد یعقوب صاحب پریذیڈنٹ گوکھووال چک ۱۲۱ ۵۰ ۔ ۲۷
بلا تفصیل

۲۷۔ بابو محمد نذیر صاحب ڈاک چوڑ کا نرسوڑی ۔۔ ۶

۲۸۔ چوہدری بشیر احمد صاحب ۔۔ ۶

۲۹۔ والدہ مرحوم خواجہ قدرت اللہ صاحب بدوملہی ۔۔ ۶

۳۰۔ شیخ حبیب احمد صاحب ۵۰ ۔ ۸

۳۱۔ ڈاکٹر نورالدین صاحب ۔۔ ۱۰

۳۲۔ خواجہ غلام مصطفیٰ صاحب بٹ ۔۔ ۱۰

۳۳۔ نصیر احمد صاحب صراف ۱۲ ۔ ۶

۳۴۔ شیخ نبی احمد صاحب ۔۔ ۶

۳۵۔ نذیر احمد صاحب جیلانی ۲۵ ۔ ۶

۳۶۔ بی بی امین صاحب صراف ۔۔ ۷

روپے

۳۷۔ منور احمد صاحب صراف بدوملہی ۔۔ ۷

۳۸۔ خیر الدین صاحب آڑھتی ۔۔ ۱۰

۳۹۔ خواجہ ہدایت اللہ صاحب بٹ ۲۵ ۔ ۶

۴۰۔ محترمی محمد دین صاحب نواں پنڈ ۱۲ ۔ ۶

۴۱۔ اہلیہ صاحبہ ہدایت اللہ صاحب ہاجرہ بیگم صاحبہ ۲۵ ۔ ۶

۴۲۔ عبدالسلام صاحب ۔۔ ۶

۴۳۔ شیریں جان صاحبہ اہلیہ عبدالسلام صاحب ۔۔ ۶

۴۴۔ خواجہ قدرت اللہ صاحب ۔۔ ۶
منجانب والدہ مرحومہ

۴۵۔ اہلیہ صاحبہ مولوی محمد عبداللہ صاحب اعجاز ۔۔ ۶
ناظرہ بیگم صاحبہ بدوملہی

۴۶۔ دختر صاحبہ مولوی محمد عبداللہ صاحب اعجاز ۔۔ ۶
بشریٰ علیمہ صاحبہ

۴۷۔ میاں قطب الدین صاحب بدوملہی ۔۔ ۶

۴۸۔ محمد الطاف حسین صاحب راولپنڈی ۳۷ ۔ ۶

۴۹۔ خواجہ رشید احمد صاحب ظفر ۔۔ ۶

۵۰۔ چوہدری عزیز احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ۔۔ ۱۸

۵۱۔ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر بدر الدین صاحب مرحوم ۵۰ ۔ ۶
دارالصدر غربی ۔ ربوہ

۵۲۔ امۃ السلیم صاحبہ اہلیہ چوہدری مطیع الرحمٰن صاحب ۔۔ ۶
دارالصدر غربی ربوہ

۵۳۔ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری مبشر احمد صاحب ۔۔ ۶
دارالصدر غربی ربوہ

۵۴۔ نجمہ عزیز بشریٰ عزیز ناہید عزیز ۔۔ ۱۸
راولپنڈی

۵۵۔ محمد صلاح الدین صاحب ڈھاکہ ۔۔ ۸

۵۶۔ مسٹر کے آر خادم صاحب ۔۔ ۶

۵۷۔ مکرم بی ایم اے ستار صاحب ۔۔ ۶

۵۸۔ بھائی جی صاحب خالد دارالصدر غربی ربوہ ۱۲ ۔ ۶

۵۹۔ زینب بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالرحیم صاحب جھنگ صدر ۔۔ ۶

۶۰۔ چوہدری فضل احمد صاحب نور نگر فارم ۲۵ ۔ ۹
ضلع تھرپارکر (سندھ)

۶۱۔ ڈاکٹر محمد اسلم اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ ۲۵ ۔ ۱۰

۶۲۔ چوہدری نذر محمد صاحب ۔۔ ۱۰

۶۳۔ چوہدری عبدالحق ۔ رفیق احمد صاحبان چک ۱۹۶ مراد ۔۔ ۶

۶۴۔ محمود احمد صاحب کڑیانوالہ ضلع گجرات ۶۲ ۔ ۲۹
(بلا تفصیل)

۶۵۔ والدہ صاحبہ سردار منظور احمد صاحب ۔۔ ۱۲
کوٹ فتح معرفانی

۶۶۔ بشیر احمد صاحب بھوڈی ملیانی ۲۵ ۔ ۲۹
ضلع سیالکوٹ (بلا تفصیل)

۶۷۔ بشیر احمد صاحب بنی سررود
ضلع تھرپارکر (سندھ) ۵۰ ۔ ۶

۶۸۔ مقصود حسین صاحب کرتو ضلع شیخوپورہ ۳۸ ۔ ۶

۶۹۔ رابعہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ غلام علی صاحب ۔۔ ۱۲
فیکٹری ایریا ربوہ

۷۰۔ نذیر احمد صاحب سیمنٹ ورکس روہڑی ۔۔ ۸

۷۱۔ محمد خلیل الرحمٰن صاحب گھوگھیاٹ ۱۲ ۔ ۶
ضلع سرگودھا

۷۲۔ پیرزادہ بشیر احمد صاحب اوچ شریف ۔۔ ۶

۷۳ عبدالقادر صاحب چک ج ب/۴۶ ۔۔ ۲۰
ضلع لائل پور (بلا تفصیل)

۷۴۔ میاں محمد علی صاحب گوجرانوالہ شہر ۔۔ ۸

۷۵۔ چوہدری بشیر احمد صاحب ۔۔ ۶

۷۶۔ سید محمد ابراہیم منیب احمد صاحبان ربوہ ۔۔ ۶

۷۷۔ منشی یعقوب علی صاحب گھکو کے ججہ ۔۔ ۸
ضلع سیالکوٹ

۷۸۔ اہلیہ صاحبہ منشی یعقوب علی صاحب ۔۔ ۸
گھکو کے ججہ ضلع سیالکوٹ

(ناظم مال وقف جدید)

صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب

کا گجرات میں ورود

مورخہ ۱۳ کو جماعت احمدیہ گجرات کی دعوت پر صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب گجرات میں رونق افروز ہوئے ریلوے سٹیشن پر احباب جماعت نے ان کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔

نماز جمعہ صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے پڑھائی اور جماعت کو قیمتی نصائح فرمائیں اور حقیقی معنوں میں توحید پر قائم ہونے کی طرف احباب کو توجہ دلائی۔ قریبی جماعتوں کے احباب بھی جمعہ میں موجود تھے۔ ۵½ بجے بعد دوپہر صاحبزادگان کے اعزاز میں دعوت چائے دی گئی جس میں یکصد کے قریب رؤسا و معززین شہر نے شرکت اختیار کی محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے حاضرین کو جماعت سے روشناس کرایا اور سنجیدگی کے ساتھ احمدیت کا مطالعہ کرنے کی دعوت دی اور اسلام کے غلبہ کے لئے جماعت کی جدوجہد میں ممد و معاون بننے کی اپیل کی۔ صاحبزادہ صاحب موصوف کی تقریر کے بعد صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے درد بھرے انداز میں مختصر تقریر فرمائی ہر دو صاحبزادگان کی تقاریر کے دوران حاضرین پر رقت کا عالم طاری تھا

مغرب کی نماز کے بعد صاحبزادگان احباب جماعت شہر گجرات کی معیت میں بذریعہ جیپ اور بس شادیوال تشریف لے گئے گاؤں سے باہر سڑک پر کثیر تعداد میں احباب استقبال کے لئے موجود تھے۔ بعد نماز عشاء احمدیہ مسجد شادیوال میں تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں ملحق جماعتوں کے احباب بھی بکثرت موجود تھے صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے احباب جماعت کو بنیان مرصوص بن کر احمدیت کے لئے ہر ممکن قربانی پیش کرنے کی تحریک کی آپ نے باہمی اختلافات دور کرنے اور نیک نمونہ پیش کرنے کی تلقین فرمائی۔ اور جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات کو توجہ دلائی کہ وہ بہت جلد اس مقام کو حاصل کرنے کی سعی کریں جو انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں حاصل ہوا تھا

جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا عمدہ انتظام تھا جلسہ کے اختتام پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر کا ریکارڈ بھی سنایا گیا۔ ۱۲½ بجے دعا کے بعد بخیر و خوبی جلسہ اختتام پذیر ہوا اور اسی وقت صاحبزادگان بذریعہ جیپ گجرات تشریف لے آئے ہر دو تقاریب نہایت ہی پر رونق اور کامیاب رہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(خاکسار بشیر احمد ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گجرات)

تقریب شادی

ربوہ۔ مورخہ ۱۵ جولائی ۶۲ کو عالم بی بی صاحبہ بنت مکرم چوہدری دین محمد صاحب آف شکار ماچھیاں حال پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چوڑ منڈہ ضلع سیالکوٹ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح چوہدری محمد رمضان صاحب ابن مکرم چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم کے ہمراہ مکرم مولوی قمر الدین صاحب نے مورخہ ۱۱ جولائی ۶۲ء کو پڑھا تھا تقریب رخصتانہ میں حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

مورخہ ۱۶ جولائی کو نماز مغرب کے بعد چوہدری محمد رمضان صاحب کی دعوت ولیمہ ان کے بھائی چوہدری محمد انور صاحب زاہد ڈسپنسر کے مکان واقعہ دارالیمن میں ہوئی جس میں بہت سے احباب نے شرکت کی دعوت طعام کے اختتام پر مکرم حکیم عبید اللہ صاحب رانجھا نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت ثمر ملائے۔ (آمین)

(سید بشیر احمد شاہ ۔ ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(اسسٹنٹ سکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۷۰۷۔ میں شیخ خواجہ عبدالرحمٰن ولد خواجہ عبدالصمد صاحب قوم شیخ خواجہ پیشہ تجارت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرخان ڈاک خانہ گوجرخان ضلع راولپنڈی صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ مئی ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میں اور میرے بھائی شیخ خواجہ عبدالواحد صاحب مشترکہ طور پر گوجرخان میں تجارت کر رہے ہیں اور مشترکہ طور پر ہی جائدادیں خریدی ہیں۔ لہذا اس وقت مندرجہ ذیل جائداد موجود ہے جوکہ بحیثیت مہاجر ہونے کے سرکار سے نیلام میں خریدی ہیں اور کچھ منتقل ہوئی ہیں سرکاری قیمت پر ہیں۔

مکان نمبر	۲۱۵	VII/۷	B	قیمتی	-/۲۸۰۰
مکان "	۲۱۴	VIII/۷	B	"	-/۵۰۰۰
دکان آڑھت	۱۲۰/۹	III	B	"	-/۳۴۰۰
دکان کریانہ	۱۴۱	II	B	"	-/۸۰۰۰
گودام	۵۳	III	B	"	-/۳۵۰۰
گودام	۱۷۶ C	III	B	"	-/۲۸۰۰

لہذا مجموعی قیمت پچیس ہزار پانسو روپیہ بنی۔

اس کے علاوہ میرے پاس دس مرلہ سکنی زمین واقعہ محلہ دارالرحمت ربوہ ضلع جھنگ میں بھی ہے جس میں ایک معمولی پختہ کمرہ بھی بنا ہوا ہے جس کی قیمت اندازاً بارہ سو روپیہ ہو گی۔ اس کے علاوہ ہم نے مشترکہ طور پر تجارت میں بھی رقم لگا رکھی ہے جو اس وقت بفضلہ تعالیٰ قریباً تیس ہزار روپیہ ہے۔ اس طرح کل رقم قیمت جائداد اور دکان کا سرمایہ مل کر ہر دو بھائی کے پاس پچپن ہزار پانچ سو روپیہ بنتا ہے جس میں سے میرا حصہ نصف ستائیس ہزار سات سو پچاس روپیہ بنتا ہے جس میں ربوہ والے مکان کی قیمت -/۱۲۰۰ شامل کر کے کل میرے حصہ کی رقم اٹھائیس ہزار نو سو پچاس روپیہ بنتی ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ تجارت پر ہے جس کے ذریعہ آمد بیش و کم سات سو روپیہ ماہوار ہو سکتی ہے۔ بہرحال جو بھی آمد ہوتی رہے گی۔ اس کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد عبدالرحمٰن ولد خواجہ عبدالصمد صاحب سکنہ گوجرخان ضلع راولپنڈی۔

گواہ شد عبدالواحد سکرٹری مال گوجرخان

گواہ شد غلام احمد چیف انسپکٹر تحریک جدید حال راولپنڈی۔

گواہ شد عبدالحق رامہ ناظر بیت المال

گواہ شد محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۷ سینئر انسپکٹر بیت المال ربوہ۔

نمبر ۱۶۷۰۸۔ میں امۃ الکریم بنت ڈاکٹر غلام علی صاحب مرحوم قوم ہاشمی قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ڈاک خانہ لاہور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے مگر میرا گزارہ اس وقت میری تنخواہ پر ہے جو مبلغ -/۴۰۰ روپے ماہوار ہے میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ الامۃ معہ مکمل پتہ امۃ الکریم قریشی (ہاشمی) عربک ڈیپارٹمنٹ سندھ یونیورسٹی حیدرآباد۔ گواہ شد معہ مکمل پتہ محمود احمد ایڈووکیٹ ولد قریشی محمد حسین مرحوم ۴ میکلوڈ روڈ لاہور۔

گواہ شد معہ مکمل پتہ۔ قریشی عبدالرشید ایڈووکیٹ ولد ڈاکٹر غلام علی صاحب ۴ میکلوڈ روڈ لاہور۔

نمبر ۱۶۷۱۴۔ میں بشیرہ بیگم زوجہ نذیر احمد نسیم قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن تخت ہزارہ ڈاک خانہ خاص ضلع سرگودہا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۴/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

۱-(الف) حق مہر مبلغ پانچ صد روپیہ جو کہ مجھے ادا ہو چکا ہے۔ اور اس سے میں نے مندرجہ ذیل زیور بنوائے ہیں ۱- کانٹے ایک جوڑی طلائی وزنی ۱½ تولہ ۲- گھڑی چوڑی طلائی وزنی ۳ تولہ ۹ ماشہ ۳- انگوٹھی طلائی وزنی ۳ ماشہ۔ (ب) میرا اس کے علاوہ زیور حسب ذیل ہے۔ ۱- لاکٹ طلائی وزنی ۲½ تولہ مالیتی -/۲۷۵ روپیہ۔ ۲- انگوٹھی طلائی وزنی ۳ ماشہ مالیتی ۲۷/۸ روپیہ ۳- ٹیکہ طلائی وزنی ۹ ماشہ مالیتی -/۱۰۰ روپیہ ۴- سکنتلا چین نقرئی وزنی ۲۵ تولہ مالیتی ۳۷/۸ روپے۔ کل میزان -/۴۴۰ روپیہ اور مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ کل میزان -/۹۴۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ ۲- اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر میں اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ فقط المرقوم بتاریخ ۲۰/۴/۶۲ - الامۃ بشیرہ بیگم اہلیہ نذیر احمد نسیم صاحب ساکن تخت ہزارہ ضلع سرگودہا۔ گواہ شد سید مہتاب شاہ ولد حیدر شاہ قوم سید موصی نمبر ۹۳۹۷ ساکن تخت ہزارہ ضلع سرگودہا۔

گواہ شد خاوند۔ نذیر احمد نسیم بقلم خود ولد رحمت اللہ المعروف محمد عبداللہ ساکن تخت ہزارہ ضلع سرگودہا۔

نمبر ۱۶۷۱۷۔ میں زر خان ولد موسم خان قوم پٹھان پیشہ تجارت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن پاڑہ چنار ڈاک خانہ خاص ضلع کوہاٹ صوبہ سرحد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد کوئی نہیں ہے۔ میرے پاس دو صد بیس روپے جمع ہے۔ میرا گزارہ اس وقت ماہوار آمد پر ہے۔ میں ریڑی پر چنے وغیرہ لگا کر فروخت کرتا ہوں جس سے مجھے چالیس روپے ماہوار آمد ہو جاتی ہے۔ میں مذکورہ بالا نقدی اور آمدنی جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں نیز اگر میرے مرنے پر میری کوئی جائداد ثابت ہو یا میں پیدا کر لوں تو اس کے ۱/۱۰ دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ ہو گی۔

العبد نشان انگوٹھا زر خان ولد موسم خان حال دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ ۱/۱/۶۲ الراقم گواہ شد عنایت اللہ صابر دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد۔ ڈاکٹر نذیر محمد عالی بقلم خود دارالبرکات ربوہ۔ وصیت نمبر ۲۸۶۸ ۱/۱/۶۲۔

نمبر ۱۶۷۲۰۔ میں ولی محمد خان ولد چوہدری جھنڈے خان قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۳۷ سال تاریخ بیعت ۲۸ دسمبر ۱۹۴۹ء ساکن چک ۳۳ ج ب ڈاکخانہ چک ۳۳ ج ب ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۶/۱۹۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد تین ایکڑ زرعی زمین ہے جو میرے پاس تقسیم پنجاب سے پہلے کی رہن ہے۔ اس کی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ اور اگر یہ مجھ سے حکومت پاکستان یا راہن نے لی تو اس کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میرے والد صاحب بقید حیات ہیں اور غیر احمدی ہیں اس لئے مجھے میری جائداد سے کچھ بھی نہیں ملا۔ میرا گزارہ مذکورہ بالا رہن شدہ زمین پر ہی ہے۔ بہرحال وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے پر میری جو جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد ولی محمد بقلم خود۔

گواہ شد عبدالرب خیر انسپکٹر بیت المال

گواہ شد سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال حلقہ لائلپور ۲۱/۶/۶۱۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

ہر انسان کے لئے
ایک ضروری پیغام
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

محمدؐ بن بالّٰلہ کے پولٹیکل بیورو نے الجزائر کا نظم و نسق سنبھال لیا

یوسف بن خدہ کی حامی فوج نے قسطنطین کی طرف پیش قدمی شروع کر دی

اوران (الجزیرہ) ۲۷ر جولائی۔ نائب وزیر اعظم بن بالّٰلہ کی قائم کردہ سیاسی بیورو نے الجزائری امور کا کنٹرول سنبھال لیا ہے اور الجزائر کے تمام (چھ) فوجی اضلاع میں فوجوں کی نقل و حرکت پر پابندی عائد کر دی ہے ادھر وزیر اعظم یوسف بن خدہ کے حامی بارہ سو فوجی قسطنطین کی جانب بڑھ رہے ہیں۔ کل قسطنطین میں بن بالّٰلہ کی حامی فوجوں اور صوبائی حکومت کی فوجوں میں تصادم میں تیس افراد ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے تھے۔ کل بن بالّٰلہ نے اعلان کیا ہے کہ ملک میں خانہ جنگی نہیں ہو گی اور فوجی آمریت قائم کرنے کی کوشش نہیں کی جائے گی

نائب وزیر اعظم محمد بن بالّٰلہ کے ایک ترجمان احمد بومنزل نے کل یہاں ایک پریس کانفرنس میں دعوے کیا کہ بن بالّٰلہ کے حامیوں نے جو سیاسی بیورو قائم کیا تھا اس نے مملکت الجزائر کے امور کا کنٹرول سنبھال لیا ہے اور تمام الجزائری فوجوں کو حکم دیا ہے کہ وہ الجزائر میں کوئی نقل و حرکت نہ کریں۔

الجزائر میں فوجوں کی نقل و حرکت پر سیاسی بیورو کی پابندی کے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے احمد بومنزل نے کہا اس حکم کا زیادہ تر تعلق ان فوجی دستوں سے ہے جو اوران اور شرقی الجزائر میں متعین ہیں انہوں نے اس خبر کی بھی تردید کی کہ کل جب قسطنطین میں محمد بن بالّٰلہ کی حامی فوجوں نے شہر پر قبضہ کیا تھا تو صوبائی حکومت کی فوجوں سے تصادم میں تیس افراد ہلاک اور درجنوں مجروح ہوئے تھے۔ احمد بومنزل نے کہا صرف دو افراد زخمی ہوئے تھے۔

حکومت آزاد الجزائر کے ایک وزیر بطاط نے بھی اس خبر کی تردید کی ہے کہ قسطنطین میں کوئی ہلاک ہوا ہے۔

شاہ ایران، پاکستان اور افغانستان میں مصالحت کرانے کیلئے کابل پہنچ گئے

دونوں فرمانروا آج مذاکرات شروع کریں گے

کراچی ۲۷ر جولائی۔ کابل ریڈیو کے ایک نشریہ کے مطابق شاہ ایران رضا شاہ پہلوی کل افغانستان کے پانچ روزہ دورے پر کابل پہنچے۔ ہوائی اڈے پر شاہ ظاہر شاہ، وزیر اعظم سردار محمد داؤد کابینہ کے دیگر ارکان، مارشل شاہ ولی خان غازی اور اعلےٰ سول و فوجی حکام نے آپ کا استقبال کیا۔ شاہ ایران اپنے قیام کابل کے دوران شاہ ظاہر شاہ، وزیر اعظم اور دیگر حکام سے پاکستان اور افغانستان میں سفارتی اور تجارتی تعلقات دوبارہ بحال کرنے کے بارے میں بات چیت کریں گے شاہ ایران کا افغانستان کا یہ پہلا دورہ ہے۔ انہوں نے کل دوپہر کا کھانا "قصر چہل ستون" میں کھایا۔ دونوں بادشاہ آج مذاکرات شروع کریں گے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ پختونستان کے پیچیدہ تنازعہ کے بجائے پاکستان کے راستے افغانستان کی تجارت اس بات کا محور ہو گی۔ پاکستان کا کہنا ہے کہ گزشتہ موسم خزاں میں سفارتی تعلقات کے انقطاع اور پاکستان میں افغان تجارتی ادارے بند ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ سرحد بند کر دی گئی ہے۔ افغان حکومت کا دعوے ہے کہ تجارت کے لئے ایجنسیاں ضروری تھیں۔ افغانستان نے سرحدی علاقوں میں استصواب کا مطالبہ بھی کیا ہے۔ پاکستان کے اس کے جواب میں مشرقی افغانستان کے تیس لاکھ پٹھانوں میں استصواب کا مطالبہ کیا ہے۔

مبلغینِ اسلام کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب

بقیہ صفحہ اوّل

اور ہر دو مبلغین کرام کی خدمت میں مجلس مقامی کی طرف سے ایڈریس پیش کرتے ہوئے انکی کامیاب مراجعت پر ان کی خدمت میں مبارکباد پیش کی۔

آپ کے بعد علی الترتیب مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب، مکرم نور الحق صاحب تنویر اور مکرم الحاج حکیم عبد اللطیف صاحب شاہد نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے اپنی مختصر تقاریر میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا شکریہ ادا کیا نیز افریقہ کے مختلف ممالک میں تبلیغ اسلام سے متعلق بعض ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ بالخصوص مکرم الحاج حکیم عبد اللطیف صاحب نے اپنے اس خصوصی شرف پر کہ آپ کو قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طرف سے حج بدل کرنے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اس تعلق میں بعض ایسے امور پر روشنی ڈالی کہ جو احباب کیلئے بہت ازدیاد علم اور ازدیاد ایمان کا موجب ہوئے۔ آپ نے یہ بیان کرنے کے بعد کہ کس طرح آپ کے دادا سفر کی صعوبتیں اٹھا کر دو مرتبہ حج کے لئے گئے اور دوسری مرتبہ واپس وطن نہ لوٹ سکے اور وہیں انہوں نے وفات پائی۔ بتایا کہ میرے دل میں بھی شدید خواہش تھی کہ میں فریضہ حج ادا کروں اور حرمین شریفین کی زیارت کے شرف سے مشرف ہوں۔ چنانچہ میں خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کیا کرتا تھا کہ وہ خود ہی میری اس خواہش کے پورا ہونے کے سامان کر دے یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا احسان ہے کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی نظر انتخاب مجھ ناچیز پر پڑی اور آپ نے اپنی طرف سے حج بدل کے لئے مجھے منتخب فرمایا۔ اس طرح میری یہ خواہش پوری ہوئی۔ آپ نے احباب کو توجہ دلائی کہ وسائل موجود نہ ہونے سے ہراساں نہ ہوں بلکہ برابر اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں لگے رہیں کہ وہ فریضہ حج کی ادائیگی اور حرمین شریفین کی زیارت کا شرف نصیب کرے۔ آپ نے فرمایا مجھے یقین ہے کہ اگر دوست دلی تڑپ کے ساتھ اس امر کے لئے دعا کریں گے تو خدا تعالیٰ ضرور ان کی اس خواہش کو پورا کرنے کے سامان کر دے گا۔ اور اگر خدائی مشیت کے ماتحت کسی کے لئے ایسے سامان پیدا نہ بھی ہوئے تو وہ اجر سے محروم نہ رہے گا۔ اس کے بعد آپ نے حرمین شریفین اور دیگر مقامات مقدسہ پر خصوصی دعاؤں کی توفیق ملنے سے متعلق بعض واقعات بیان کئے اور آخر میں پھر اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے آپ کو حج بدل اور حرمین شریفین کی زیارت کی توفیق سے نوازا۔

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے نہایت مختصر صدارتی ارشادات کے بعد یہ تقریب دعا پر اختتام پذیر ہوئی جو محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی درخواست پر محترم حافظ عبد السلام صاحب وکیل المال تحریک جدید نے کرائی۔

حج کے حالات پر تقریر

یاد رہے مورخہ ۲۰ر جولائی ۶۲ء کو مکرم الحاج حکیم عبد اللطیف صاحب نے مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دار الصدر شرقی کے زیر اہتمام نماز جمعہ کے بعد مسجد مبارک میں حج بیت اللہ اور زیارتِ حرمین شریفین کے ایمان افروز حالات پر تقریر فرمائی تھی آپ کی یہ تقریر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کے زیر صدارت قریباً پون گھنٹہ جاری رہی تھی۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولانا شمس صاحب نے فریضۂ حج کی اہمیت پر بہت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی تھی۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت

چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

ولادت

میرے بھائی عزیزم محمود احمد اختر کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۱/۶/۶۲ کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے جو کہ جناب چوہدری شریف احمد صاحب (مرحوم صحابی) کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر سید محمد مسعود شاہ صاحب ربوہ کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی اور صحت والی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

راقم ظفر آف کوئٹہ

درخواست دعا

محمد شفیع صاحب کارکن لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ انہیں انتڑیوں کی تکلیف ہے اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔

احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عباد اللہ گیانی)